جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

حصہ ۴ چہارم

بحار الانوار

ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

مترجم

ڈاکٹر محمد حبیب الثقلین النقوی

در حالات

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

محفوظ بک ایجنسی

امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی ۵

فون: ۴۲۴۲۸۶

فہرست تراجم اخبار و احادیث بحار الانوار

در حالات حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام

عنوان مضامین احادیث واخبار	صفحہ نمبر	عنوان مضامین احادیث واخبار	صفحہ نمبر
پہلا باب		وصیت امام زین العابدینؑ	۲۲
مقام و تاریخ ولادت و شہادت	۵	لوح محفوظ میں آئمہ کے اسماء کا اندراج	۲۳
وقت رحلت سے آگہی، وصال و وصیت	۶	**پانچواں باب**	
نسبی امتیاز و امام کے چند مخصوص احوال و کوائف	۸		
حکمران دور امامت	۹	معجزات امام محمد باقر علیہ السلام	۲۵
اقوال در بارہ تاریخ ولادت و شہادت	۱۰	الواح توریت کی حضرات ائمہ کے پاس موجودگی	۲۶
		معرفت اسم اعظم	۲۷
دوسرا باب :		اعجازات امام	۲۸
حضرت امام کے "باقر" لقب کی وجہ تسمیہ	۱۳	اطاعت پرندگان و درندگان	۲۹
نقش خاتم امامت	۱۳	امام کی قدرت	۳۱
حضرت کا حلیہ مبارک	۱۴	قابیل پر عذاب الٰہی	۳۲
		امام کی پہچان اور ان کا درجہ و مقام	۳۵
تیسرا باب		اہلبیت سے دشمنی کا انجام	۳۶
فضائل و مناقب	۱۵	عالم اسماء الٰہی	۳۸
حضرت امام "باقر العلوم" ہیں	۱۶	عباسی حکومت کے بارے میں حضرت امام کی پیش گوئی	۳۹
رسول اللہؐ کا امام محمد باقر علیہ السلام کو سلام	۱۸	شیعان اہلبیتؑ کی ذمہ داریاں	۴۰
		پیش گوئی امام	۴۱
چوتھا باب		مدینہ پر حملہ، امام کی پیش گوئی	۴۳
ثبوت امامت، وارث علم و تبرکات	۲۱	دائرہ علم امامت	۴۴
آپ کا حق امامت و ولایت	۲۲	آل محمدؐ پر ظلم ڈھانے والوں کی رحمت خداوندی سے محرومی	۴۵

عنوان مضامین احادیث واخبار	صفحہ نمبر	عنوان مضامین احایث واخبار	صفحہ نمبر
آل محمدؐ کی اپنے حقیقی دوستوں کی تکلیف میں بے چینی	۴۶	قلب انسانی پر قرآن مجید کے اثرات	۸۲
احترام کعبہ کی تلقین	۴۷	امام کا غلاموں کے کام میں ہاتھ بٹانا	۸۳
زوال بنی امیہ کی پیش گوئی	۴۹	غسل جنابت میت	۸۴
سیر عالمین	۵۲	**ساتواں باب**	
دلیل امامت	۵۳		
اہلبیتؑ ہی مرجع خلائق ہیں	۵۵	معجزات امام اور سفر شام	۸۷
عالم الغیب	۵۶	حضرت امام کا سفر شام	۹۶
صحائف ائمہ میں اسماء شیعان کا اندراج و آپکا عظیم معجزہ	۵۸	امیر المومنین کے اسلام پر احسانات	۹۹
ہشام کی حکومت اور امام کی پیش گوئی	۶۴	**آٹھواں باب**	
جناب جابر کی پیش گوئی	۶۵		
جنات اور خدمت گزاری امام	۶۶	مدارج فاطمۃ الزہراؑ	۱۰۱
مستجیب الدعوات	۶۷	حضرت امام کو فدک کی واپسی	۱۰۴
		ہر منزل پر امام کی اپنے دوستوں کی رہنمائی	۱۰۶
چھٹا باب		شہادت امامؑ	۱۰۷
در بیان مکارم اخلاق و سیرت، علم و فضل	۶۹	عبدالملک کا بھیانک انجام	۱۱۰
تلاش رزق حلال	۷۰	بروز قیامت جنتیوں اور دوزخیوں کی حالت	۱۱۱
امام وارث علوم انبیاء ہیں	۷۱	عمر بن عبدالعزیز کی اپنے اسلاف سے بیزاری	۱۱۲
ایک عیسائی کا قبول اسلام	۷۲	عترت رسولؐ ہی وارث رسولؐ ہے۔	۱۱۳
تواضع امام	۷۳	عمر بن عبدالعزیز اور حق خلافت	۱۱۴
زینت برائے ازواج	۷۴	کردار کی بلندی اہلبیت کی پیروی کا نام ہے	۱۱۶
حقوق زوجین	۷۵	مومن کامل ہی احادیث اہلبیت کا بار اٹھا سکتا ہے	۱۱۸
حضرت امام اور نشر علوم	۷۶	بنو عباس کی حکومت کا قیام اور اس کے زوال کی پیشگوئی	۱۱۹
حق کی نعمتوں کے بارے میں باز پرس	۷۷	اصحاب امام اور ان کا مختصر تعارف	۱۲۱
سنت امام	۷۸	**نواں باب**	
درجہ تسلیم و رضا	۸۰		
صبر جمیل کیا ہے ؟	۸۱	عبداللہ بن نافع کا امام سے مناظرہ	۱۲۳

عنوان مضامین احادیث و اخبار	صفحہ نمبر	عنوان مضامین احادیث و اخبار	صفحہ نمبر
تفسیر قرآنی آیات	۱۲۵	حضرت امام کی نادر اخبار و روایات	۱۳۷
طاؤس یمانی کے سوالات اور انکے مدلل جوابات	۱۲۷	حضرت خضر سے جناب امام کی ملاقات	۱۳۸
کائنات میں سب سے بڑا عالم	۱۳۰	حضرت امام کے یہاں مجلس گریہ و ماتم	۱۳۹
جناب ابو حنیفہ اور امام	۱۳۱		
متعہ	۱۳۲	**گیارھواں باب**	
قتادہ بن دعامہ بصری سے مباحثہ	۱۳۳	اولادِ امام علیہ السلام	۱۴۱
شراب دوسرے گناہوں کی طرف مائل کر دیتی ہے	۱۳۴	باطل عقیدہ کی بنا پر حضرت امام کی زوجہ	
جنازے کی تعظیم اور آلِ محمد علیہم السلام	۱۳۵	کی طلاق	۱۴۲
دسواں باب		زوجۂ امام کا علمی مقام	۱۴۲

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تاریخ اشاعت ________ ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۶ ہجری

ناشر ________ محفوظ بک ایجنسی کراچی

مصنف ________ علامہ مجلسی علیہ الرحمتہ

مترجم ________ ڈاکٹر محمد حبیب الثقلین النقوی

کتابت ________ محمد یعقوب گوندل

مطبوعہ ________ سندھ آفسٹ پریس کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

(۱) مقام و تاریخِ ولادت و شہادت

تاریخِ ولادت کتاب اعلام الوریٰ میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یکم ماہِ رجب ۵۷ ہجری بروز جمعہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضرت امام کی تاریخ ولادت ماہ صفر ۵۷ ہجری کی تیسری تاریخ ہے۔ مصباحین میں جناب جابر جعفی سے مروی ہے کہ آپ کی ولادت یکم ماہ رجب ۵۷ ہجری بروز جمعہ ہوئی (مصباح المتہجد صفحہ ۵۵)

تاریخِ وفات و مدّت عمر بیان کیا گیا ہے کہ ماہ ذی الحجۃ ۱۱۴ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی اور عمر ستاون سال۔ اپنے جد بزرگوار حضرت امام حسین علیہ السلام کی زندگی میں چار سال اور اپنے پدر بزرگوار حضرت امام علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام کی حیات میں انتالیس سال گزارے۔

والدہ ماجدہ آپ کی والدہ ماجدہ اُمّ عبداللہ دختر حضرت امام حسن علیہ السلام تھیں۔

مدّت امامت آپ کا زمانۂ امامت اٹھارہ سال رہا۔

سلاطین دورِ امامت آپ کا دورِ امامت ولید بن عبدالملک، سلیمان بن عبدالملک، عمر بن عبدالعزیز، یزید بن عبدالملک اور ہشام بن عبدالملک کے زمانہ حکومت میں گزرا اور اسی ہشام کے دورِ حکومت میں آپ کی وفات ہوئی۔ (اعلام الوریٰ صفحہ ۲۵۹)

(۱۵) ـــــ کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میرے پدر بزرگوار نے اپنی وصیت میں تحریر فرمایا کہ میں انہیں تین کپڑوں میں کفن دوں۔ ایک تو وہ آپ کی یمنی چادر تھی جسے پہن کر آپ نماز جمعہ بجا لاتے رہے اور ایک اور کپڑا تھا اور ایک قمیض تھی۔ میں نے پدر بزرگوار سے عرض کیا کہ اس کو تحریر میں لانے کی کیا ضرورت ہے تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کا ڈر ہے کہ لوگ تم پر غالب آ جائیں اگر وہ یہ کہیں کہ حضرت امام کو چار یا پانچ کپڑوں کا کفن دو تو ایسا نہ کرنا۔ میرے عمامہ باندھ دینا اور یہ سمجھ لینا کہ عمامہ کفن کا جزو نہ ہوگا کفن میں وہ پارچے شمار ہوتے ہیں جو جسم پر لپیٹے جائیں۔

(الکافی جلد ۳ صفحہ ۱۰)

(۱۶) ـــــ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مجھ سے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا اے جعفر تم میرے لیے میرے مال میں سے ان سوگوار عورتوں کو اتنا دے دینا کہ دس سال تک بمقام منیٰ منیٰ کے دنوں میں وہ میرا ماتم منائیں۔ (الکافی جلد ۵ صفحہ ۱۱۷)

(۱۷) ـــــ کافی میں زرارہ سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا تھا تو جواب دیا کہ "ہاں" (کافی جلد ۱ صفحہ ۳۲۱)

اقوال دربارہ تاریخ ولادت و شہادت

(۱۸) ـــــ بحوالہ روضۃ الواعظین حضرت امام کی ولادت منگل یا جمعہ کے دن ۲ ماہ صفر ۵۷ ہجری کو مدینہ میں ہوئی اور ۷ ماہ ذی الحجۃ یا ماہ ربیع الاوّل میں آپ کی شہادت واقع ہوئی اور ایک دوسرے قول کے مطابق ماہ ربیع الثانی میں ۱۱۴ ہجری یہ واقعہ ہوا اور اس وقت حضرت کی عمر ستاون سال تھی۔ (روضۃ الواعظین صفحہ ۲۴۸ مطبوعہ ایران)

بحوالہ کافی حضرت امام کی ولادت ۵۷ ہجری میں اور شہادت ۱۱۴ ہجری میں مدینہ میں ہوئی، وقت شہادت ستاون سال کی عمر تھی۔ امام زین العابدین علیہ السلام کے بعد انیس سال دو ماہ بقید حیات رہے۔ (کافی جلد ۱ صفحہ ۴۶۹، نفس المصدر جلد ۱ صفحہ ۴۷۲)

بحوالہ مصباح کفعمی حضرت کی ولادت پیر کے دن ۳ ماہ صفر ۵۹ ہجری مدینہ منورہ میں ہوئی اور ۷ ماہ ذی الحجۃ ۱۱۶ ہجری پیر کے دن شہادت پائی کل عمر ستاون سال کی ہوئی۔ ہشام بن عبدالملک نے آپ کو زہر سے شہید کیا۔ (مصباح الکفعمی صفحہ ۵۲۱)

جناب مولف علیہ الرحمۃ تاریخ الغفاری کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ حضرت امام یکم ماہ رجب جمعہ کے دن پیدا ہوئے اور فصول المہمہ کے مطابق ۳ ماہ صفر ۵۷ ہجری آپ کی

تاریخ ولادت ہے اور ۱۱۷ ہجری سال شہادت۔ عمر اٹھاون سال ہوئی اور ایک دوسرے قول کے مطابق ساٹھ سال۔ ابراہیم بن ولید بن عبدالملک کے دور میں زہر دیئے جانے کی وجہ سے شہادت پائی۔ (الفصول المہمہ صفحہ ۱۹۶-۱۹۷)

بحوالہ شواہد النبوۃ حضرت امام ۳ ماہ صفر ۵۷ ہجری بروز جمعہ پیدا ہوئے اور بحوالہ دروس ۳ ماہ صفر ۵۷ ہجری پیر کے دن تاریخ ولادت بیان کی گئی ہے اور ۷ ذی الحجۃ ۱۱۴ ہجری پیر کے دن دنیا سے رحلت فرمائی (۱۱۶ ہجری بھی وارد ہوا ہے) والدہ ماجدہ اُم عبداللہ دختر حضرت امام حسن بن علی علیہ السلام ہیں۔ (الدروس صفحہ ۱۵۴ مطبوعہ ایران)

بحوالہ کشف الغمہ کمال الدین بن طلحہ کہتے ہیں کہ ۵۷ ہجری بتاریخ ۳ ماہ صفر مدینہ میں حضرت امام کی ولادت ہوئی یعنی شہادت امام حسین علیہ السلام سے تین سال پہلے پیدا ہوئے (کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۸) ۱۱۷ ہجری میں رحلت فرمائی اور اس سے آگے کی تاریخ بھی بیان کی گئی ہے۔ تیس سال سے کچھ زیادہ اپنے پدر بزرگوار امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ گزارے۔ قبر مبارک اپنے پدر بزرگوار اور ان کے عم نامدار امام حسن علیہ السلام کے قریب جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔

حافظ عبدالعزیز الجنابذی نے حضرت امام کے بارے میں یوں کہا ہے کہ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم باقر کہ جنکی مادر گرامی اُم عبداللہ دختر امام حسن بن علی بن ابی طالب ہیں اور اُم عبداللہ کی والدہ قاسم بن محمد بن ابی بکر کی صاحبزادی ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام کثیر العلم شخصیت ہیں۔

حضرت جعفر بن محمد فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب کہ امام محمد باقر علیہ السلام جناب فاطمہ دختر امام حسین علیہ السلام سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوقاف کے بارے میں مصروف گفتگو تھے تو میں نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس سال میری عمر کے اٹھاون سال پورے ہو گئے چنانچہ اسی سال حضرت کی رحلت ہو گئی۔

محمد بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت امام نے ۱۱۷ ہجری میں رحلت فرمائی اور آپ کی عمر اٹھتر سال کی ہوئی۔ ایک دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی وفات ۱۱۸ ہجری میں ہوئی۔

نفس المصدر جلد ۲ صفحہ ۳۲۲

ابونعیم الفضل بن دکین نے کہا ہے کہ آپ کی وفات ۱۱۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے

ارشاد فرمایا کہ جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اٹھاون سال کی عمر میں شہید ہوئے اور امام حسین علیہ السلام بھی اسی عمر میں قتل کیے گئے اور امام زین العابدین علیہ السلام نے بھی اٹھاون سال کی عمر میں رحلت فرمائی اور میں بھی اٹھاون سال کا ہو چلا ہوں۔

(المصدر السابق جلد ۲ صـ۳۲۳)

محمد بن سنان کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام شہادت امام حسین علیہ السلام سے تین سال پہلے پیدا ہوئے اور ۱۱۴ ہجری میں وفات کے وقت آپ کی عمر ستاون سال تھی اور آپ نے اپنے پدر بزرگوار امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ چونتیس سال اور آٹھ ماہ کی مدت گزاری اور اپنے پدر بزرگوار کے بعد انیس سال بقید حیات رہے اور آپ کی عمر ستاون سال ہوئی ایک روایت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ اپنے والد بزرگوار کے ساتھ اڑتیس سال رہے اور ۵۶ ہجری آپ کا سال ولادت ہے۔

(المصدر السابق جلد ۲ صـ۳۴۵)

دوسرا باب

حضرت امام کے "باقر" لقب کی وجہ تسمیہ

(۱) ـــــ عمر بن شمر سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جعفر جعفی سے پوچھا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو باقر کیوں کہا جاتا ہے تو انہوں نے جواب دیا اس لیے کہ انہوں نے علم کو پھیلایا اور اس کی نشر و اشاعت کی اور آپ کی ذات سے علم کی روشنی ہر طرف پھیل گئی۔

(علل الشرائع جلد ۱ صـ۲۳۳)

معانی الاخبار میں بھی یہ روایت اسی طرح بیان کی گئی ہے (معانی الاخبار صـ۶۵)

مولف فرماتے ہیں کہ ہم اس خبر کو آگے پیش کریں گے جس میں جناب جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت امام سے اس طرح خطاب کیا کہ آپ درحقیقت باقر ہیں اور آپ ہی علوم کو اس طرح نشر فرمائیں گے جیسا کہ ان کے پھیلانے کا حق ہے۔

(۲) ـــــ الارشاد میں جناب جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم زندہ رہو گے یہاں تک کہ تم میرے ایک فرزند سے ملو گے جو حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوگا اور جس کا نام محمد ہوگا وہ علم دین کو وسعت دے گا جب تم اس سے ملو تو اسے میرا سلام کہنا۔ (الارشاد صـ۲۸۰)

کشف الغمہ میں مذکور ہے کہ حضرت امام کا اسم مبارک محمد اور کنیت ابوجعفر تھی اور آپ کے تین القاب تھے "باقر العلم، شاکر اور ہادی" جن میں باقر بہت زیادہ مشہور ہے جس کی یہ وجہ ہے کہ آپ نے علم کو شگافتہ کیا اور اسے وسعت دی (کشف الغمہ جلد ۲ صـ۳۱۸)

فیروز آبادی نے القاموس میں لکھا ہے کہ بقر کے معنی شگافتہ کرنے اور وسعت دینے کے ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام کا باقر لقب اسی لیے ہوا کہ علم میں کمال کی حد پر پہنچے ہوئے تھے

نقش خاتم امامت

(۳) ـــــ امالی میں حسین بن خالد سے منقول ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے

فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کی مہر اور انگشتری کا نقش "اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ" تھا اور امام زین العابدین علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار امام حسین علیہ السلام کی انگشتری پہنتے تھے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے بھی اپنے جد بزرگوار امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی پہنی جس پر وہی نقش کندہ تھا۔

(امالی الصدوق ص۴۵۸)

عیون الاخبار میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی مہر اور انگشتری پر یہ الفاظ کندہ تھے۔

ظَنِّیْ بِاللّٰہِ حَسَنٌ وَبِالنَّبِیِّ الْمُؤْتَمَنِ
وَبِالْوَصِیِّ ذِی الْمِنَنِ وَبِالْحُسَیْنِ وَالْحَسَنِ

کشف الغمہ اور تفسیر ثعلبی میں یہ روایت مذکور ہے (کشف الغمہ جلد ۲ ص۳۲۲)

مکارم الاخلاق کی کتاب اللباس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ ارشاد منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش "اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ جَمِیْعًا" تھا۔ مکارم الاخلاق ص۱۰۲ کافی میں بھی یہی روایت بیان کی گئی ہے جس میں لفظ جمیعًا نہیں ہے

(الکافی جلد ۶ ص۴۷۳)

نفس المصدر اور تہذیب میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ ارشاد منقول ہے کہ میرے پدر بزرگوار کی مہر کا نقش اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ جَمِیْعًا تھا۔

(نفس المصدر جلد ۶ ص۴۷۳ تہذیب جلد ا ص۳۲

حضرت امام کا حلیہ مبارک

(۲) ـــــ فصول المہمہ میں بیان کیا گیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کا چہرہ درمیانی گندمی رنگ کا تھا

(الفصول المہمہ ص۱۹۷)

تیسرا باب

فضائل ومناقب

بزبان جناب جابر بن عبداللہ انصاری

(۱) ـــــ امام صدوقؒ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا کہ تم زندہ رہوگے یہاں تک کہ تم میرے فرزند محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (علیہم السلام) سے ملاقات کرلو جو توریت میں باقر کے لقب سے مشہور ہیں جب تم اُن سے ملو تو میرا سلام پہنچانا چنانچہ جناب جابر امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جناب محمد جو ابھی نو عمر تھے۔ اپنے پدر بزرگوار کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر جناب۔ جابر نے اِن صاحبزادے سے کہا ذرا قریب تو آیئے پھر کہنے لگے ذرا پیٹھ پھیریے ،، دیکھ کر جابر کہنے لگے رب کعبہ کی قسم آپ میں تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتیں اور خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد جناب جابر نے امام زین العابدین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ صاحبزادے کون ہیں تو امام نے فرمایا کہ یہ میرے فرزند اور میرے بعد امر امامت کے وارث محمد باقر ہیں۔ یہ سُن کر جابر کھڑے ہو گئے اور امام محمد باقر کے قدموں میں گر پڑے اور انہیں بوسہ دیا۔ پھر کہنے لگے کہ فرزند رسول میں آپ کے قربان جاؤں اپنے جد بزرگوار کا سلام لیجئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ سُن کر پدر بزرگوار کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا اے جابر جب تک آسمان و زمین باقی ہیں میرے نانا کو میرا سلام پہنچے تم نے مجھے سلام پہنچایا لہٰذا تم پر بھی میرا سلام ہو۔

(امالی صدوق ص۲۵۳)

امالی ابن شیخ طوسی میں منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جابر بن عبداللہ میرے پاس آئے جب کہ میں حلقہ درس و تدریس میں بیٹھا ہوا تھا تو جابر

مجھ سے کہنے لگے کہ ذرا شکم مبارک سے کپڑا تو ہٹائیے چنانچہ میں نے کپڑا ہٹایا تو انہوں نے اپنا سینہ میرے سینے سے ملا دیا اور کہا کہ مجھے جناب رسالتمآب صلی اللہ و آلہ وسلم کا حکم ہے کہ میں آپ کو ان کا سلام پہنچاؤں۔ (امالی ابن شیخ طوسی صـ۴۷)

امالی شیخ طوسی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے اُن کے پدر بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ ہم جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس پہنچے اور وہ نابینا ہو چکے تھے جب اُن کے قریب آئے تو انہوں نے ہماری قوم کے بارے میں دریافت کیا وہ بھی میرے قریب آ گئے تو میں نے کہا کہ میں محمد بن علی الحسین (علیہ السلام) ہوں تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر کی طرف بڑھایا اور اوپر کی قمیض اور نیچے کا کپڑا نیان وغیرہ اتارا پھر میرے سینہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور کہا کہ مرحبًا بک و اھلًا اے بھتیجے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھو تو میں نے ان سے کچھ باتیں دریافت کیں پھر نماز کا وقت آ گیا تو جناب جابر ایک بُنا ہوا کپڑا اوڑھ کر کھڑے ہوئے جب انہوں نے اسے اپنے دوش پر ڈالا تو اس کے چھوٹے حصّہ کی طرف سے اس کے کنارے ڈال دیئے اور اُن کی ردا اُن کے پہلو میں کھونٹی پر پڑی ہوئی تھی انہوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے اُن سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ آلہ وسلم کے حج و عمرہ کے بارے میں تو بتائیے تو انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور نو دفعہ اسے بند کیا۔ (امالی شیخ طوسی صـ۲۵۱)

توضیح: مطلب یہ ہے کہ اس کے باوجود ردا ان کے پہلو کے قریب تھی لیکن انہوں نے اسے نہیں اوڑھا اور اس بنے ہوئے کپڑے کو کافی سمجھا۔ رہا یہ کہ ساتھ میں نماز ادا کی تو اس سے مقصود یہ ہے کہ حضرت امام نے نماز میں امامت فرمائی۔ اس میں قدرے اشکال ہے ہو سکتا ہے کہ اُن کا لحاظ کیا ہو اور حضرت امام اور جابر نے برابر کھڑے ہو کر نماز ادا کی ہو اور ایسا بھی ممکن ہے کہ حضرت امام نے انکی بزرگی اور اُن کے صحابی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہونے کو پیش نظر رکھا ہو اس لیے کہ امام معصوم کسی غیر معصوم کی اقتدا نہیں کرتا ائمہ اہل بیت خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے سب ایک حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت امام باقر العلوم ہیں

(۲) ــــ عمرو بن شمر کی روایت باب دوم میں بیان کی جا چکی ہے جس میں جابر بن یزید جعفی نے اس سوال پر کہ امام محمد باقر کو باقر کیوں کہا جاتا ہے یہ جواب دیا کہ حضرت امام کو باقر اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ ہی نے علوم کو نشر کیا اور انہیں ہر طرف پھیلایا اسی ضمن میں وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی علیہ و آلہ وسلم

یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اے جابر تم اس وقت تک زندہ رہو گے کہ فرزند محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب (علیہ السلام) سے جن کا نام توریت میں باقر مشہور ہے ملاقات کرو جب اُن سے ملنا تو میرا سلام کہہ دینا۔ ایک دفعہ جناب جابر حضرت امام سے مدینہ کے ایک راستہ میں ملے تو پوچھنے لگے کہ اے صاحبزادے آپ کون ہیں تو جواب دیا کہ میں محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہوں تو جابر کہنے لگے کہ ذرا آگے بڑھیے تو آپ آگے بڑھے پھر بولے ذرا پیچھے ہٹیے تو آپ پیچھے کی طرف ہٹے جابر کہنے لگے کہ رب کعبہ کی قسم اِن میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمام عادتیں پائی جاتی ہیں پھر کہا بیٹا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سلام کہا ہے یہ سُن کر حضرت امام نے جواب میں فرمایا کہ جب تک آسمان و زمین قائم ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا بھی سلام ہو اور تمہیں بھی میرا سلام کہ تم نے مجھے سلام پہنچایا اس کے بعد جناب جابر نے تین بار اے باقر اے باقر اے باقر کہا بے شک آپ ہی باقر ہیں آپ ہی علم کو وسعت دیں گے اِس کے بعد جناب جابر حضرت امام کی خدمت میں آتے رہے اور آپ کے سامنے بیٹھتے تھے اور حضرت امام انہیں تعلیم دیتے تھے جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی احادیث کے بیان کرنے میں ان سے مغالطہ ہوتا تو حضرت امام انہیں صحیح بات بتاتے اور اسے یاد دلاتے تھے اور جناب جابر اسے تسلیم کرتے تھے اور آپ ہی کے ارشادات کا اعتراف کرتے تھے اور یہی کہتے تھے کہ اے باقر اے باقر اے باقر میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ آپ بچپن ہی میں علم و حکمت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ (علل الشرائع جلد ۱ صـ۲۳۳)

مولف رہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح کی بہت سی روایات و اخبار حضرات ائمہ اثنا عشر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔

(۳) ــــ خرائج میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب جابر بن عبداللہ انصاری آخری صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو زندہ تھے اور ہم اہل بیت کے بڑے عقیدتمند تھے مسجد نبوی میں عمامہ اوڑھ کر تشریف فرما ہوتے تو یا باقر یا باقر پکارتے تھے یہ دیکھ کر اہل مدینہ کہا کرتے کہ جابر کو ہذیان ہو گیا ہے اور یہ بہکی باتیں کرنے لگے ہیں جس کے جواب میں وہ فرماتے کہ خدا کی قسم مجھے ہذیان نہیں ہوا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جابر تم اس مرد سے ملو گے جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کی عادتیں اور خصلتیں میری جیسی ہوں گی وہ علم کو پوری طرح پھیلائے گا یہی وجہ ہے کہ میں اس طرح پکارتا رہتا ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسی دوران میں ایک دن جناب جابر مدینہ کے راستہ میں رک کر کھڑے ہو گئے اِدھر سے امام محمد باقر علیہ السلام گزرے جب ان پر جابر رضی اللہ عنہ

کی نظر پڑی تو کہنے لگے اے صاحبزادے ذرا آگے بڑھیے حضرت امام آگے بڑھے پھر کہا ذرا پیچھے ہٹیے آپ پیچھے ہٹے تو جابر کہنے لگے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں جابر کی جان ہے یہ تو سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات اور خصلتیں ہیں یہ فرمایئے کہ آپ کا نام کیا ہے تو امام نے فرمایا کہ میرا نام محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے یہ سُن کر جابر نے آپ کے سر مبارک کا بوسہ لیا اور کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کے جد بزرگوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے حضرت امام نے فرمایا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام پہنچے اس کے بعد حضرت امام باقر علیہ السلام اپنے پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات سنائی آپ متحیر ہوئے اور فرمایا بیٹا کیا جابر نے ایسی بات کی تو عرض کیا ”جی ہاں“ تو امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا بیٹا گھر کے اندر رہا کرو۔ چنانچہ جناب جابر صبح وشام جناب امام کے پاس آتے تھے جس پر اہل مدینہ کہنے لگے ”کہ تعجب ہے کہ جابر ان صاحبزادے کے پاس دونوں وقت آتے ہیں یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری صحابی ہیں جو باقی رہ گئے ہیں“ جناب جابر کا یہ سلسلہ جاری رہا کہ امام زین العابدین کی رحلت ہوگئی اور امام محمد باقر علیہ السلام جابر کے پاس اُن کے صحابی رسول ہونے کے پیش نظر آتے رہتے تھے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام لوگوں سے خدا تعالیٰ کے بارے میں گفتگو فرماتے تو اہل مدینہ کہا کرتے تھے کہ ہم نے ان سے زیادہ نڈر اور بے باک کسی کو نہیں دیکھا جب جناب امام نے ان کی ان باتوں کو سُنا تو آپ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان فرمانے لگے تو مدینہ والے یوں کہنے لگے کہ ہم نے ان سے زیادہ کسی کو (معاذ اللہ) جھوٹا نہیں پایا جو ان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں جنہیں انہوں نے دیکھا تک نہیں جب حضرت امام نے ان کی یہ بات بھی سنی تو آپ نے جناب جابر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کردہ احادیث بیان کرنا شروع کر دیں جس پر لوگوں نے آپ کی تصدیق کی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جابر میرے پدر بزرگوار کے پاس آتے رہے اور ان سے علم حاصل کرتے رہے۔

(الکافی جلد ا ص۴۶۹)

یہی روایت الاختصاص اور رجال الکشی میں بھی مذکور ہے (الاختصاص ص۶۲ رجال الکشی ص۳۷)

وضاحت مذکورہ روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے امام محمد باقر علیہ السلام سے جناب جابر کی باتیں سُننے کے بعد فرمایا کہ گھر سے باہر نہ جایا کرو۔ ممکن ہے کہ اس کی یہ وجہ ہو کہ آپکو اس کا اندیشہ تھا کہ کہیں مدینہ کے لوگ حسد کی وجہ سے آپ کو ایذائیں دینے لگیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام باقر علیہ السلام کو سلام

(۴) ـــــ الارشاد میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پدر بزرگوار نے فرمایا کہ میں جابر بن عبداللہ کے پاس آیا تو میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب سلام دیا اور مجھ سے پوچھا آپ کون ہیں اور یہ وہ زمانہ تھا کہ جب جناب جابر کی بینائی جاتی رہی تھی تو میں نے کہا کہ میں محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہوں تو وہ بولے ذرا میرے قریب آیئے میں اُن کے قریب ہوا تو انہوں نے میرا ہاتھ چوما پھر میرے قدموں کی طرف جھکے کہ ان کا بوسہ لیں تو میں ذرا پیچھے ہٹا جناب جابر کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے میں نے جواب میں کہا کہ آنحضرت جد امجد پر بھی برکات اور سلامتی کا خدا کی طرف سے نزول ہو۔ حضرت امام نے جناب جابر سے دریافت فرمایا کہ یہ کب کی بات ہے تو انہوں نے کہا کہ ایک دن میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا تو مجھ سے ارشاد فرمایا اے جابر تم اس وقت زندہ رہو گے کہ میرے فرزندوں میں سے ایک فرزند سے ملاقات کرو جن کا نام محمد بن علی بن الحسین ہوگا اور خداوند عالم انہیں نور وحکمت عطا فرمائے گا جب ان سے ملو تو میرا سلام کہنا۔ (الارشاد ص۲۷۹)

(۵) ـــــ کشف الغمہ میں ابو الزبیر محمد بن مسلم مکی سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے صاحبزادے امام محمد باقر علیہ السلام بھی تھے جو ابھی بچے تھے تو امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ بیٹا اپنے چچا کے سر کا بوسہ لو یہ سُن کر امام محمد باقر علیہ السلام جناب جابر کے قریب آئے اور اُن کے سر کو چوما جس پر جناب جابر نے کہا کہ آپ کون ہیں اور یہ وہ زمانہ تھا کہ جابر رضؓ بینائی سے محروم ہو چکے تھے امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میرے بیٹے محمد ہیں چنانچہ جابر نے انہیں اپنے سینے سے لپٹا لیا اور کہنے لگے اے محمد۔ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے چنانچہ وہاں موجود بعض لوگوں نے کہا کہ یہ کیسے ہوا تو جناب جابر نے جواب دیا کہ ایک دن میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت امام حسین ان کی گود میں تھے کہ آپ ان سے کھیل رہے تھے تو فرمایا کہ اے جابر میرے فرزند حسینؑ کا ایک فرزند پیدا ہوگا جس کا نام علیؑ ہوگا جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی آواز دے گا کہ سید الساجدین کھڑے ہو جائیں تو حسینؑ کے بیٹے علیؑ کھڑے ہو جائیں گے اور انہی علیؑ کے ایک فرزند محمد ہوں گے اے جابر جب تم ان سے ملو تو میرا سلام کہنا اور یہ بھی جان لو کہ تمہاری زندگی ان سے ملاقات کے بعد بہت تھوڑی ہوگی چنانچہ یہی ہوا کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے ملاقات کے بعد جابر رضؓ تھوڑے دنوں زندہ رہے اور پھر دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (کشف الغمہ ص۳۲۱)

لیث کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جناب جابر نے مجھ سے

کہا کہ آپ تمام مخلوق میں بہترانسان کے فرزند ہیں آپ کے جد بزرگوار جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور آپ کی جدہ ماجدہ تمام عالموں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

(۶) امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے کہ ایک دن جابر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ذرا اپنے شکم مبارک سے کپڑا تو ہٹائیے تو میں نے ایسا ہی کیا جس پر انہوں نے اپنا سینہ و شکم میرے سینہ و شکم سے ملا دیا اور کہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو ان کا سلام پہنچاؤں۔ (نفس المصدر ص۳۲۳)

مطالب السؤول میں بھی یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ (ص۸۱)

(۷) الاختصاص میں ہشام بن سالم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جتنے فضائل میرے پدر بزرگوار کے ہیں اتنے کسی کے نہیں ہیں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جابر بن عبداللہ سے فرمایا تھا کہ جب تم میرے فرزند سے ملو تو انہیں میرا سلام کہنا۔ چنانچہ ایک دفعہ جناب جابر امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو آپ نے اُن سے امام محمد باقر علیہ السلام سے ملنے کی درخواست کی تو حضرت امام نے فرمایا کہ وہ باہر چلے گئے ہیں میں ابھی کسی کو بھیج کر انہیں بلاتا ہوں۔ ہشام کہتے ہیں کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے کسی کو انہیں بلانے کے لیے بھیجا جب وہ تشریف لائے تو جناب جابر نے انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچایا اور ان کے سر کو چوما اور گلے سے لگا لیا تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے جد محترم پر اور تم پر بھی سلام ہو۔ اس کے بعد جابر نے حضرت امام سے درخواست کی کہ بروز قیامت آپ میری شفاعت فرمائیں تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ اے جابر میں ضرور شفاعت کروں گا۔ (الاختصاص ص۶۲)

رجال الکشی میں بھی مذکورہ روایت اسی طرح بیان کی گئی ہے (ص۲۹)

مولف فرماتے ہیں کہ اس باب کی مناسبت سے جناب جابر کی اخبار و روایات باب نصوص الرسول دربارہ ائمہ اثنا عشر میں بیان کی گئی ہیں۔

چوتھا باب

ثبوت امامت، وارث علم و تبرکات

(۱) عیسیٰ بن عبداللہ نے اپنے والد اور دادا سے روایت کیا ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام اپنی رحلت کے وقت اپنے فرزندوں کی طرف متوجہ ہوئے جو آپ کے پاس جمع تھے پھر آپ نے اپنے فرزند امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف رُخ کر کے فرمایا اے محمد یہ ایک صندوق ہے اسے اپنے گھر لے جاؤ اور یہ سمجھ لو کہ اس میں نہ دینار ہیں نہ درہم بلکہ یہ صندوق خزانہ علم سے معمور ہے۔ (البصائر جلد ۴ باب ۱ ص۴۴)

اعلام الوریٰ میں بھی اسی طرح بیان کیا گیا ہے (ص۲۶۳) اور کافی میں بھی اسی طرح یہ روایت مذکور ہے۔ (جلد ۱ ص۳۰۵)

البصائر میں اس طرح مذکور ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام کا وقت وفات قریب آیا تو اس سے پہلے کہ آپ دنیا سے مفارقت فرمائیں آپ نے ایک جامہ دان یا صندوق جو آپ کے پاس محفوظ تھا منگوایا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اس صندوق کو اٹھا کر لے جاؤ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ صندوق اتنا بھاری تھا کہ اُسے چار آدمیوں نے مل کر اٹھایا جب امام زین العابدین علیہ السلام رحلت فرما گئے تو امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس اُن کے بھائی حاضر ہوئے اور صندوق میں رکھی ہوئی چیزوں کے دعویدار ہوئے اور کہنے لگے کہ اس صندوق کی چیزوں میں سے ہمارا حصہ ہمیں دیجیے تو حضرت امام نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اس میں تمہارا کوئی حصہ نہیں اور اگر اس میں تمہارا کچھ بھی حصہ ہوتا تو پدر بزرگوار اس صندوق کو میرے حوالے نہ فرماتے اور سب کو اُن کے حصے تقسیم فرما دیتے اس صندوق میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہتھیار اور اسلحہ ہے اور آپ کی کتابیں ہیں۔ (البصائر جلد ۴ ص۴۰)